کارکردگی رپورٹ

کراچی یونین آف جرنلسٹس

برائے سالانہ اجلاسِ عام

06 جنوری 2023

معزز اراکین کراچی یونین آف جرنلسٹس

یہ میرے لیے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ مجھے ایک دفعہ پھر کے یو جے کے سالانہ اجلاس عام میں مجلس عاملہ کی سالانہ کارکردگی رپورٹ پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے گزرے سال ہماری کارکردگی کیا رہی یہ تو میں بتاوں گا ہی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے 6 سالوں میں کے یو جے کے تمام ارکان کے تعاون سے ہم نے جو سب سے بڑی کامیابی حاصل کی ہے وہ تنظیم کو اس کے پیروں پر کھڑا کرنا اور اسے آئین کے تحت چلانا ہے پچھلے 6 سالوں میں کے یو جے کے انتخابات باقاعدگی سے ہوئے ہیں اور کراچی یونین آف جرنلسٹس کو نا صرف کراچی بلکہ ملک بھر میں صحافیوں کی نمائندہ تنظیم کے طور پر تسلیم کیا گیا آج سندھ جرنلسٹس پروٹیکشن کمیشن میں کے یو جے کی نمائندگی بھی اس بات کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ آپ کی یہ تنظیم صرف کراچی نہیں بلکہ صوبے بھر کے صحافیوں کی نمائندہ تنظیم ہے۔

میں اپنی کارکردگی رپورٹ کا آغاز بھی اگر صوبے میں صحافیوں اور دیگر میڈیا ورکرز کے تحفظ کے لیے قانون سازی میں کراچی یونین آف جرنلسٹس کے کردار سے کروں تو میرا خیال ہے یہ زیادہ مناسب رہے گا مجھے یہ بتاتے ہوئے کافی اطمینان محسوس ہو رہا ہے کہ آج صوبہ سندھ میں صحافیوں اور دیگر میڈیا ورکرز کے تحفظ کا قانون بن چکا ہے جس کے بعد پاکستان خطے کا وہ واحد ملک ہے جہاں صحافیوں کے تحفظ کا کوئی قانون موجود ہے اور اس ضمن میں کراچی یونین آف جرنلسٹس کی کاوشیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ میں آگے بڑھنے سے پہلے یہ چاہوں گا کہ اس قانون کے وہ چیدہ چیدہ نکات سامنے لاوں جو آپ سب کیلئے اپنے تحفظ کے ضمن میں جاننا ضروری ہے ہم سے اکثر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ آخر عامل صحافی کو اس قانون کا فائدہ کیا ہے لیکن اس سے بھی پہلے میں یہ بتانا چاہوں گا کہ اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

معزز اراکین

اصل میں پاکستان کئی سالوں سے ان ممالک میں سرفہرست ہے جہاں صحافیوں کے قتل، اغوا، دھمکیوں اور دیگر طریقوں سے انہیں ہراساں کیے جانے کے واقعات سب سے زیادہ ہوتے ہیں ان واقعات کے ہونے کی سب سے بڑی وجہ پاکستان میں صحافیوں کے تحفظ کے مخصوص قوانین کا نہ ہونا تھا کسی واقعے کے بعد دیگر فوجداری قوانین کے تحت مقدمات تو درج کر لیے جاتے لیکن پاکستان میں آج تک کسی صحافی پر حملے کے ملزمان کو سنائی گئی سزا پر عملدرآمد نہ ہوسکا۔ امریکی صحافی ڈینیئل پرل اور ولی بابر قتل کیس اس کی واضح مثال ہیں جس میں ملزمان کو ماتحت عدالتوں سے سزائے موت سے قید و جرمانے تک کی سزائیں تو سنائی گئیں لیکن اعلیٰ عدالتوں میں دائر اپیلوں پر انہیں باعزت بری کر دیا گیا۔ گزشتہ چند سالوں سے پاکستان خاص طور پر صوبہ سندھ میں صحافیوں پر حملوں اور انہیں ہراساں کیے جانے کے واقعات میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے اور ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق اسلام آباد کے بعد صحافیوں پر حملوں کے سب سے زیادہ واقعات سندھ میں ہوئے۔ ان واقعات میں کئی صحافی اپنی جان سے گئے اور کئی زخمی بھی ہوئے۔ ہمارا یہ دیرینہ مطالبہ تھا کہ پاکستان میں صحافیوں کے تحفظ کے لیے الگ سے قانون سازی کی جائے، ایک ایسی قانون سازی جس کے نتیجے میں صحافیوں میں تحفظ کا احساس پیدا ہو سکے، 2016 میں پہلی بار صحافیوں کے تحفظ اور فلاح و بہبود پر قانون سازی کا آغاز ہوا اور موجودہ وفاقی وزیر برائے اطلاعات و نشریات مریم اورنگزیب جو اس وقت بھی اسی عہدے پر کام کر رہی تھیں انہوں نے جرنلسٹس ویلفیئر اینڈ پروٹیکشن بل 2016 کا مسودہ تیار کیا۔ کراچی یونین آف جرنلسٹس نے 2016 میں اس کا جائزہ لیا اور اس میں مزید بہتری کے لیے حکومت کو اپنی سفارشات بھیجیں۔ بدقسمتی سے مسلم لیگ کی حکومت اسے پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکی اور صحافیوں کے تحفظ کا یہ بل قانون کی شکل اختیار نہ کر سکا۔ لیکن 21 مئی 2021 وہ تاریخی دن تھا جب قومی اسمبلی اور سندھ اسمبلی دونوں جگہ صحافیوں اور دیگر میڈیا ورکرز کے تحفظ کے حوالے سے تیار کردہ بل پیش کیے گئے اور بالآخر 28 مئی 2021 کو سندھ اسمبلی نے اس بل کی منظوری بھی

دیدی۔اس بل پر کے یو جے نے اپنی سفارشات حکومت کو بھیجی تھیں جنہیں قانون کا حصہ بنایا گیا ہے۔

سندھ اسمبلی سے منظوری کے بعد قانون بننے والے"دی سندھ پروٹیکشن آف جرنلسٹس اینڈ ادر میڈیا پریکٹشنرز ایکٹ 2 میں کہا گیا ہے کہ اس قانون کا مقصد ملک میں صحافیوں اور دیگر میڈیا پریکٹشنرز کے آزادی اظہار رائے کے حق، ان کے تحفظ، غیر جانبداری اور خود مختاری کو فروغ دینا ہے۔ جبکہ 1973 کے آئین پاکستان کے آرٹیکل 19 کے تحت یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ آزادی اظہار رائے کے حق کا تحفظ کرے۔

اس قانون میں صحافیوں کو مکمل کور کیا گیا ہے اور اس مقصد کے لیے صحافی کی تعریف یہ بیان کی گئی ہے کہ ہر وہ شخص جو کسی بھی اخبار، میگزین، نیوز ویب سائٹ یا کسی نیوز براڈ کاسٹ سے وابستہ ہو جو ریڈیو اور ٹی وی دونوں ہو سکتے ہیں اور وہ سیٹلائٹ یا کیبل پر چلنے والا چینل یا آن لائن یا آف لائن چینل بھی ہو سکتا ہے جبکہ ہر وہ شخص جو کسی بھی اخبار، میگزین، نیوز ویب سائٹ یا دیگر براڈ کاسٹ نیوز کے لیے فری لانس کام کر رہا ہو صحافی کہلائے گا۔

قانون میں تمام میڈیا ورکرز کو بھی مکمل کور کیا گیا اور کہا گیا ہے کہ میڈیا پریکٹیشنرز کا مطلب ہر وہ شخص جو ابلاغ عامہ کے کسی بھی ذریعے سے عام افراد تک معلومات پہنچانے میں کسی طرح بھی شامل ہو جس میں کیمرہ مین، فوٹو گرافر، ٹیکنیکل سپورٹ اسٹاف، ڈرائیورز، ترجمان، مترجم، ایڈیٹرز، پبلشرز، براڈ کاسٹرز، پرنٹرز اور ڈسٹری بیوٹر شامل ہیں۔

اس قانون میں صحافیوں کو کسی بھی ذریعے سے ہراساں کیے جانے کو جرم قرار دیا گیا ہے جس کی تشریح کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ کسی بھی صحافی یا میڈیا پریکٹشنرز کو ہراساں کرنے کا مطلب اسے دھمکی دینا، نقصان پہنچانا، زبانی یا تحریری یا کسی بھی اور ذریعے سے چاہے وہ واضح ہو یا اس کا مفہوم یہی بنتا ہو اور اس کا مقصد سنسر کرنا، دھمکی دینا یا زبردستی کرنا ہو جرم تصور ہوگا۔

قانون کا دوسرا حصہ صحافیوں اور میڈیا ورکرز کی زندگی کے تحفظ اور ان کی حفاظت سے متعلق ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت آئین کے آرٹیکل 9 کے مطابق صحافیوں اور میڈیا پریکٹشنرز کی زندگی کے تحفظ اور ان کی حفاظت کو یقینی بنانے اور انہیں ہر قسم کے تشدد پر مبنی واقعات سے بچانے کے لیے ہر ممکن اقدامات کرے گی۔ حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ انسداد دہشت گردی کے قوانین سمیت دیگر سیکیورٹی قوانین، من مانی کرتے ہوئے صحافیوں کے کام میں مداخلت کیلئے استعمال نہ کیے جائیں۔ حکومت اس بات کو بھی یقینی بنائے گی کہ تنازعہ والے اور متاثرہ علاقوں میں کام کے دوران صحافیوں اور میڈیا پریکٹشنرز کو کسی قسم کی دھمکی، خوف اور مقدمات درج کیے جانے کا ڈر نہ ہو۔

قانون کے مطابق کوئی بھی شخص یا ادارہ خواہ وہ نجی ہو یا سرکاری کسی صحافی یا میڈیا پریکٹشنر کے خلاف کسی قسم کے پرتشدد واقعے یا اسے دھمکی میں ملوث نہیں ہوگا ہر صحافی اور میڈیا پریکٹشنر کو اپنی خبر کے ذریعے کو سامنے نہ لانے کا مکمل تحفظ ہوگا اور کوئی بھی حکومتی افسر، ایجنسی یا ادارہ کسی صحافی یا میڈیا پریکٹشنرز پر خبر کے" ذریعے کو سامنے کے لیے دباؤ نہیں ڈال سکے گا، نہ اسے دھمکی دے گا، نا کسی طریقے سے مجبور کرے گا اور نا ہی کوئی ترغیب دے گا۔

قانون میں کہا گیا ہے کہ حکومت صحافیوں اور میڈیا پریکٹشنرز کو کسی بھی شخص یا گروہ یا کسی سرکاری یا نجی ادارے کی جانب سے جسمانی طور پر، آن لائن یا ڈیجیٹل طریقے سے ہراساں کرنے، دھمکانے اور انہیں پر تشدد واقعات سے بچانے کے لیے ہر ممکن ضروری اقدامات کرے گی۔ کسی صحافی یا میڈیا پریکٹشنرز کے ساتھ پیش آنے والے کسی بھی پر تشدد واقعے پر کوئی چھوٹ نہیں دی جائے گی اور فوری طور پر موثر تفتیشی اور استغاثے کی کارروائی کی جائے گی۔ کسی صحافی یا میڈیا پریکٹشنر کو حملہ کرنے یا ہراساں کرنے کی دھمکی کو بھی عملی طور پر ہراساں کرنے اور ان پر حملے کے طور پر لیا جائے گا۔

دی سندھ پروٹیکشن آف جرنلسٹس اینڈ ادر میڈیا پریکٹشنرز بل 2021 کا تیسرا حصہ کمیشن کے قیام، اس کے کام کرنے کے طریقہ کار، قواعد و ضوابط اور صحافیوں کی تربیت اور انشورنس سے متعلق ہے۔ بل کی تیاری کے دوران کے یو جے کی جانب سے جو سفارشات حکومت کو بھیجی گئی تھیں ان میں ہم نے اس بات پر فوکس کیا ہوا تھا کہ اس قانون کے تحت قائم ہونے والا کمیشن ایک خود مختار اور با اختیار ادارہ ہو جس کے سربراہ سے لے کر ارکان تک کسی دباؤ میں آئے بغیر کام کر سکیں اسی مقصد کے لیے ہم نے یہ سفارش کی تھی کہ کمیشن کا سربراہ کم از کم سندھ ہائیکورٹ کا جج ہونا چاہیے حکومت نے کے یو جے کی سفارش کو بل کا حصہ بنایا اور سندھ ہائیکورٹ کے سابق جج جسٹس ریٹائرڈ رشید اے رضوی کو کمیشن کا سربراہ مقرر کر دیا ہے اس قانون کے تحت جو کمیشن قائم ہوا ہے اس کا نام **کمیشن فار پروٹیکشن آف جرنلسٹس اینڈ ادر میڈیا پریکٹیشنرز** ہے۔

اس قانون کا چوتھا حصہ کمیشن کے فرائض منصبی سے متعلق ہے جس کے مطابق کمیشن ملنے والی ان تمام شکایات کا جائزہ لے گا جو کسی بھی صحافی یا میڈیا پریکٹشنر کی جانب سے کسی فرد یا گروہ یا کسی سرکاری یا نجی ادارے کیخلاف ہراساں کیے جانے، جنسی ہراسگی، تشدد پر مبنی واقعے، یا پرتشدد حملے کی دھمکی سے متعلق ہوں گی۔ ایسی

کسی بھی درخواست پر کمیشن 30 دن کے اندر فیصلہ کرنے کا پابند ہوگا۔ کمیشن کسی بھی صحافی یا میڈیا پریکٹشنر پر ہوئے حملے کا ازخود نوٹس بھی لے سکے گا کمیشن ایسے کسی بھی معاملے پر اپنی رپورٹ 14 دن میں حکومت کو پیش کرے گا اور اگر کسی فرد یا گروہ یا سرکاری یا نجی ادارے کو قصوروار پائے گا تو حکومت سے اس کیخلاف مناسب کارروائی کی سفارش کرے گا۔ کمیشن ایسے کسی بھی معاملے کی فوری اور جلد تفتیش کا حکم دے سکے گا۔ کمیشن کو یہ اختیار بھی ہوگا کہ وہ ایسے کسی بھی صحافی یا میڈیا پریکٹشنر جس پر حملہ کیا گیا، دھمکی دی گئی، یا کسی طرح ہراساں کیا گیا اس کی حفاظت کی خاطر مناسب اقدامات کرنے کا حکم بھی دے۔ کمیشن صحافیوں اور میڈیا پریکٹشنرز کو ہراساں کیے جانے، جنسی ہراسگی، پرتشدد حملوں یا اس کی دھمکی کے کیسز کی انویسٹی گیشن اور استغاثہ کی نگرانی اور فالو اپ بھی کرے گا۔ کمیشن کے پاس یہ اختیار بھی ہوگا کہ وہ کوئی بھی متعلقہ ریکارڈ، کسی بھی فرد، انتظامی افراد، سرکاری محکموں اور ایجنسیز کے افسران بشمول پولیس، انٹیلیجنس اور قانون نافذ کرنے والے ادارے کے افراد کو طلب کر سکے گا۔ کمیشن کو بااختیار بنانے کے لیے قانون میں کہا گیا ہے کہ اسے سول کورٹ کے برابر وہ تمام اختیارات حاصل ہوں گے جو پاکستان پینل کوڈ 1860 کی دفعات 175، 178، 179، 180 اور 228 میں دیئے گئے ہیں۔ کمیشن سیفٹی آف جرنلسٹس سے متعلق اقوام متحدہ کے ایکشن پلان پر حکومتی کارکردگی کا بھی جائزہ لے سکے گا جبکہ وہ ایک ایسی ویب سائٹ بھی تیار کرے گا جہاں کوئی بھی صحافی یا میڈیا پریکٹشنر آن لائن اپنی شکایات درج کرا سکیں گے۔ ویب سائٹ پر کمیشن کو ملنے والی تمام شکایات کا اسٹیٹس اور اپ ڈیٹس بھی موجود ہوں گی۔ کمیشن صوبے میں صحافیوں اور میڈیا پریکٹشنرز کی سیفٹی اور سیکیورٹی پر اپنی سالانہ رپورٹ بھی تیار کرے گا جو سندھ اسمبلی میں پیش کی جائے گی۔

دی سندھ پروٹیکشن آف جرنلسٹس اینڈ ادر میڈیا پریکٹشنرز ایکٹ 2021 کا پانچواں حصہ ٹریننگ اور انشورنس سے متعلق ہے جس میں کہا گیا ہے صحافیوں اور دیگر میڈیا پریکٹشنرز کی مناسب انشورنش اور موزوں تربیت کے ذمے دار مالکان ہوں گے کیونکہ وہ ان کے کام کی وجہ سے ہی کسی بھی حملے کا نشانہ بن سکتے ہیں، زخمی ہو سکتے ہیں یا قتل کیے جا سکتے ہیں۔ قانون کے مطابق حکومت مناسب انشورنس اور موزوں تربیت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے پی ایف یو جے، اے پی این ایس، سی پی این ای اور پی بی اے سے رابطے میں رہے گی۔ بل میں کہا گیا ہے کہ حکومت صحافیوں اور میڈیا پریکٹشنرز کے لیے سیفٹی پالیسیز اور پروٹوکولز بنائے گی اور اس مقصد کے لیے تمام اسٹیک ہولڈرز بشمول پی ایف یو جے، اے پی این ایس، سی پی این ای، پی بی اے اور سول سوسائٹی سے رابطے کرے گی حکومت صحافیوں کی مختلف کیٹیگریز جس میں رپورٹرز، فوٹو جرنلسٹس، ویڈیو جرنلسٹس اور ضلعی نمائندگان شامل ہیں انہیں موثر سیفٹی پروگرامز بھی فراہم کرے گی۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ 2021 میں سندھ اسمبلی سے بل کی منظوری کے بعد گورنر سندھ نے اس پر اعتراضات لگا کر واپس بھیج دیا تھا تاہم دوبارہ بھیجے جانے کے بعد انہوں نے اس پر دستخط کر دیے تھے لیکن کمیشن کا قیام حکومتی سطح پر اٹکا ہوا تھا جبکہ کمیشن کے رولز کی تیاری میں بھی حکومتی عدم دلچسپی نظر آ رہی تھی کراچی یونین آف جرنلسٹس نے اس پر مسلسل آواز اٹھائی اور بالآخر 6 جون 2022 کو حکومت نے کمیشن کے رولز تیار کر کے اس کا گزٹ نوٹیفکیشن جاری کر دیا 6 ستمبر 2022 کو وزیر اعلی ہاوس میں وزیر اعلی سندھ مراد علی شاہ سے ملاقات میں بطور جنرل سیکریٹری کراچی یونین آف جرنلسٹس میں نے وزیر اعلی سے کمیشن کا نوٹیفکیشن جاری کرنے کا مطالبہ کیا وزیر اعلی سندھ خود اس بات سے لاعلم تھے کہ کمیشن کے قیام کا نوٹیفکیشن تا حال جاری نہیں ہو سکا ہے ان کے پتہ کرنے پر انہیں اس وقت بتایا گیا کہ اراکین سندھ اسمبلی کی نامزدگی نہ ہونے کی وجہ سے یہ معاملہ لٹکا ہوا ہے وزیر اعلی سندھ کی ذاتی دلچسپی سے یہ معاملہ آگے بڑھا اراکین سندھ اسمبلی کی نامزدگی ہوئی اور یہ کابینہ کے ایجنڈے پر آیا کابینہ سے منظوری کے بعد 14 دسمبر کو کمیشن کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا الحمدللہ آپ کی اس تنظیم کا جنرل سیکریٹری اس کمیشن کا اب رکن ہے۔

معزز ارکان

کے یو جے کی مجلس عاملہ نے دوسرا بڑا کام جو ہم نے اس سال ترجیحی بنیادوں پر آتے ہی کیا وہ کے یو جے کی رجسٹریشن تھی کے یو جے کا نام، اس کا بلیک اینڈ وائٹ اور کلر لوگو 2012 میں پہلی بار آئی پی او میں دس سال کیلئے رجسٹرڈ کرایا گیا تھا جس کی رواں سال مدت ختم ہو رہی تھی ہم نے ایک طرف اسے وقت سے پہلے ہی رینیو کرا لیا بلکہ ساتھ ہی اس کا کاپی رائٹ بھی حاصل کر لیا آج آپ کی کے یو جے کا نام اور لوگو دونوں کا کاپی رائٹ مجلس عاملہ کے پاس ہے اور یہ نام یا اس سے ملتا جلتا نام اور اس کا لوگو یا اس سے ملتا جلتا لوگو استعمال کرنا قانونا جرم ہے آج دیگر لوگ جو کے یو جے کے نام سے تنظیمیں بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں وہ قانونا غلط ہے میں چاہوں گا آج یہ جنرل کونسل اجلاس اس بات کی بھی منظوری دے کہ کے یو جے کا نام اور لوگو استعمال کرنے والے افراد اور تنظیموں کو لیگل نوٹس بھیجے جائیں اور قانونی طریقہ کار اختیار کر کے انہیں ایسا کرنے سے روکا جائے تاکہ ہماری اس تنظیم کی علیحدہ شناخت بحال ہو سکے۔

ہمارا تیسرا بڑا کام صحافیوں کے دیرینہ مسائل کے حل کی کوششیں ہیں جس میں اس سال بھی کئی ماہ کی جدوجہد کے بعد ہمیں ایک بڑی کامیابی ملی انتخابات کے فوری بعد ہی روزنامہ امت کے موجودہ اور سابقہ 151 ملازمین 18 سے 20 ماہ کے واجبات کی ادائیگی کا مسئلہ حل کرنے کے لیے کے یو جے کے ایک وفد نے 9

فروری کو روز نامہ امت کے دفتر کا دورہ کیا وفد میں نائب صدر جاوید قریشی، سینئر جوائنٹ سیکریٹری یونس آفریدی بھی شامل تھے وفد نے امت کے ملازمین اور انتظامیہ سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں جبکہ امت کے ڈائریکٹر ناصر افغان سے بھی معاملے پر فون پر بات کی گئی امت کے مرحوم ایڈیٹر رفیق افغان کی وصیت کے مطابق ملازمین کے واجبات راولپنڈی میں واقع پلاٹ کا سودا کر کے ادا کرنا تھے لیکن خاندانی اختلافات کی وجہ سے اس میں مسلسل تاخیر ہو رہی تھی جبکہ امت کے چند سینئر ملازمین کے خلاف ایف آئی اے سائبر کرائم کو درخواست بھی دی گئی تھی کے یو جے نے اس معاملے کو انتہائی سنجیدگی سے لیا وہ روز نامہ امت کی انتظامیہ کے دونوں گروپس اور ملازمین کی ایکشن کمیٹی سے رابطے میں رہی چند دنوں کی مسلسل کوششوں کے نتیجے میں 14 فروری کو کے یو جے تینوں فریقوں کو ایک تحریری معاہدے پر لے کر آئی جس پر کے یو جے کے جنرل سیکریٹری نے بطور ضامن دستخط کیے معاہدے پر عملدرآمد میں ایک فریق کی جانب سے ایک موقع پر غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کیا گیا تو کے یو جے نے اس فریق کو آڑے ہاتھوں لیا یہ معاملہ بعض قانونی پیچیدگیوں کی وجہ سے سیکیورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان میں اٹکا تو یہاں بھی کے یو جے کے جنرل سیکریٹری نے ایس ای سی پی میں اپنے ذرائع کو استعمال کیا ایک موقع پر حبیب بنک میں اکاونٹ ایکٹو کرانے کا مسئلہ تھا تو وہاں بھی جنرل سیکریٹری کے یو جے نے ایچ بی ایل میں نا صرف اپنے تعلقات کا استعمال کیا بلکہ خود چل کر بھی متعلقہ برانچ گئے اور اکاونٹ ایکٹو کرایا اکاونٹ ایکٹو ہو جانے کے بعد بالآخر یکم مارچ کو معاہدے کے تحت روز نامہ امت کے ملازمین کو ان کے واجبات کی مجموعی رقم کا 30 فیصد بذریعہ چیکس ادا کر دیا گیا چیکس کی تقسیم کے موقع پر کے یو جے کے جنرل سیکریٹری فہیم صدیقی، نائب صدر جاوید قریشی اور رکن مجلس عاملہ مدثر غفور بھی موجود تھے باقی 70 فیصد رقم کی ادائیگی میں تقریباً ساڑھے تین ماہ مزید لگ گئے اس دوران بھی کچھ ایسی باتیں ہوئیں جنہیں حل کرنے کے لیے کے یو جے کو آگے آنا پڑا اور بالآخر 17 جون 2022 کو ملازمین میں باقی ماندہ واجبات کے چیکس بھی تقسیم کر دیے گئے اس موقع پر بھی کراچی یونین آف جرنلسٹس کے جنرل سیکریٹری فہیم صدیقی موجود تھے چیکس کی تقسیم کے موقع پر امت کے مالکان اور ملازمین نے نا صرف کے یو جے کی کاوشوں کو سراہا بلکہ اگلے روز، روز نامہ امت کے فرنٹ پیج پر ملازمین کی جانب سے اشتہار شایع کر کے کے یو جے کا شکریہ بھی ادا کیا گیا یاد رہے کہ یہ واجبات صرف کراچی کے صحافیوں یا میڈیا ورکرز کے نہیں بلکہ ملک بھر میں روز نامہ امت کے ملازمین کے تھے جو کے یو جے کی کاوشوں سے انہیں ملے اس طرح کے یو جے نے نا صرف کراچی بلکہ ملک بھر کے صحافیوں کی نمائندہ تنظیم کا کردار ادا کیا اور اسے ملک بھر کے صحافیوں کی طرف سے بھی سراہا گیا۔

معزز اراکین

رواں سال جسے کے یو جے کی مجلس عاملہ اپنا ایک اور اہم کارنامہ گردانتی ہے وہ ای او بی آئی میں رکے ہوئے ہمارے چار مرحوم ساتھیوں کے کیسز تھے جنہیں کے یو جے نے ای او بی آئی میں فالواپ کیا اس میں سب سے اہم کیس 2021 میں بیروزگاری کے ہاتھوں تنگ آ کر خودکشی کرنے والے ایکسپریس میڈیا گروپ کے فہیم مغل کا تھا ای او بی آئی کے لیے جو کاغذات درکار تھے وہ بھی فہیم مغل کی بیوہ کے پاس مکمل نہیں تھے اور وہ عدت میں بھی تھیں کے یو جے نے اس سلسلے میں ان کی بھرپور مدد کی نادرا سے ڈیتھ سرٹیفکیٹ، ب فارم اور ایف آر سی بنوانے سے لے کر ای او بی آئی میں کیس فائل کرنے تک انہیں کہیں جانے کی زحمت اٹھانا نہیں پڑی ای او بی آئی میں بھی کے یو جے نے ہی کیس کو فالواپ کیا اور 20 مئی 2022 کو انہیں نا صرف پنشن کارڈ جاری کر دیا گیا بلکہ ایک پیمنٹ آرڈر بھی دیا گیا جس کے تحت ایک یکمشت رقم بھی انہیں دی گئی تھی یہ دونوں ڈاکومنٹ بطور جنرل سیکریٹری کے یو جے میں نے فہیم مغل کے گھر پہنچائے، ان کی بیوہ کو اب تاحیات پنشن ملتی رہے گی اس سلسلے میں، میں ایکسپریس میڈیا گروپ کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے کے یو جے سے مکمل تعاون کیا اسی طرح ہمارے تین اور مرحوم ساتھیوں نیوز ون کے راجہ طارق، اب تک ٹی وی کے خرم اکبر خان اور اے آر وائی کے اسد علی خان کے کیسز بھی طویل عرصے سے ای او بی آئی میں پھنسے ہوئے تھے کے یو جے نے ان کا فالواپ کیا چیئرمین ای او بی آئی سے بات کی اور الحمدللہ ان تینوں افراد کی بیواوں کو ای او بی آئی سے پنشن کی ادائیگی شروع ہو چکی ہے۔

معزز اراکین

مارچ 2022 میں پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس کی فیڈرل ایگزیکٹو کونسل کا لازمی اجلاس ہونا تھا کیونکہ 31 مارچ 2022 تک پی ایف یو جے کے انتخابات کرانا آئینی ضرورت ہے لیکن کوئی بھی یو جے ایف ای سی کرانے کے لیے تیار نہیں تھی کراچی یونین آف جرنلسٹس نے آگے بڑھ کر خود یہ ذمے داری لی اور طے پایا کہ 24 تا 26 مارچ 2022 کراچی میں ایف ای سی منعقد کی جائے گی کے یو جے کو یہ ٹاسک 15 مارچ کو ملا اور 19 مارچ تک کے یو جے اس سلسلے میں تمام انتظامات بشمول کمروں کی بکنگ، ٹرانسپورٹ، تین دن کے ظہرانے، عصرانے اور عشائیے کے انتظامات مکمل کر چکی تھی جنگی بنیادوں پر کی گئی ان تیاریوں میں مجلس عاملہ کے ارکان سمیت کے یو جے کے سینئر ارکان کا کردار انتہائی شاندار رہا خاص طور پر قمر خان اور مدثر غفور انتہائی متحرک نظر آئے لیکن 19 مارچ کو پی ایف یو جے کی جانب سے اچانک ایف ای سی کا اجلاس مئی تک ملتوی کر دیا گیا۔ کے یو جے کے لیے یہ کافی تکلیف دہ صورتحال تھی اور بعض دوستوں نے مشورہ دیا کہ ہمیں احتجاجاً مئی میں

ایف ای سی کی میزبانی سے معذرت کر لینی چاہیے لیکن ہم نے تنظیم کے بہتر مفاد میں ایسا نہیں کیا ایف ای سی کی نئی تاریخیں 13 تا 15 مئی 2022 کی تھیں اور مئی میں کے یو جے نے ایف ای سی کے شاندار انتظامات کر کے یہ ثابت کر دیا کہ کے یو جے نا صرف بہترین میزبان ہے بلکہ ہم ہر چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔

معزز ارکان

عید الفطر کی چھٹیوں بعد ہمارے پاس پھر صرف ایک ہفتہ تھا جس میں ہم نے ایف ای سی کے تمام انتظامات کرنا تھے ہم نے مارچ میں کیے گئے ہوم ورک کی بنیاد پر ایف ای سی کے انعقاد کے لیے کراچی پریس کلب کا انتخاب کیا اور قریب ہی واقع ہوٹل الحرمین میں ایف ای سی ارکان کی رہائش کا انتظام کیا شہر کے تمام داخلی اور خارجی راستوں، شہر کی مرکزی شاہراہ، شاہراہ فیصل، کراچی پریس کلب، صدر میں واقع رہائشی ہوٹل اور اطراف کی تمام سڑکوں پر بڑے بڑے بینرز آویزاں کیے گئے جن کے ذریعے ایف ای سی ارکان کو کے یو جے کی جانب سے خوش آمدید کہا گیا۔ ایف ای سی ارکان 12 مئی کی دوپہر سے ہی کراچی پہنچنا شروع ہو گئے تھے اس سلسلے میں مختلف کمیٹیز قائم کر دی گئی تھیں۔ استقبالیہ کمیٹی کے ارکان نے مہمانوں کو ایئر پورٹ، کینٹ اسٹیشن اور بس اڈوں پر خوش آمدید کہا اور انہیں ہوٹل پہنچایا جہاں ان کے آرام کا خاص خیال رکھا گیا۔

معزز اراکین

13 مئی وہ تاریخ جب 1978 میں ضیا آمریت میں صحافیوں کی ملک گیر تحریک کے دوران ہمارے تین سینئر ساتھیوں کو کوڑے مارے گئے ملک بھر کی صحافی برادری اس دن کو یوم سیاہ کے طور پر مناتی ہے کے یو جے کی میزبانی میں تین روزہ ایف ای سی کا آغاز بھی 13 مئی کو ہی ہو رہا تھا کے یو جے نے اس دن کی مناسبت سے ایک دیوار عزم تیار کی اور ایف ای سی ارکان سمیت کراچی کی صحافی برادری نے اس دیوار عزم پر اپنے خیالات تحریر کیے۔

تین روزہ اجلاس کے دوران ایف ای سی ارکان کی بہترین میزبانی کی گئی گرم موسم کے پیش نظر پریس کلب میں 24 گھنٹوں کے لیے طبی امداد کا کیمپ قائم کیا گیا جہاں ڈاکٹرز اور طبی عملہ موجود رہا۔ جس ہال میں ایف ای سی کا اجلاس ہونا تھا وہاں عقب میں ویڈیو وال لگائی گئی جس پر تمام وقت پی ایف یو جے کی رکن یونینز اور پی ایف یو جے کے لوگو پر مشتمل ویڈیو چلتی رہی جبکہ ایک موقع پر پی ایف یو جے کی ویب سائٹ کی پریزنٹیشن بھی اسی ویڈیو وال پر دی گئی۔ ایف ای سی کے دوران ارکان کو ساحل پر واقع مشہور ریسٹورنٹ میں عشائیے سے لے کر سمندر کی سیر تک کرائی گئی۔ تیسرے دن پریس کلب میں بھرپور روایتی ناشتہ کرایا گیا اور عصرانے میں انہیں کے یو جے کی جانب سے سندھ کا روایتی تحفہ اجرک سمیت دیگر قیمتی تحائف دیے گئے۔ ایف ای سی ارکان نہایت خوشگوار یادیں سمیٹ کر کراچی سے روانہ ہوئے اور ایف ای سی کے اجلاس کے اختتام سے پہلے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے کے یو جے کی مہمان نوازی اور ایف ای سی کے بہترین انتظامات کو سراہا گیا۔ اس ضمن میں مجلس عاملہ کے ارکان کا شکریہ تو میں ادا کروں گا ہی لیکن اس کے علاوہ بھی چند نام ضرور لینا چاہوں گا جنہوں نے اس ایف ای سی کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا جس میں سابق جنرل سیکریٹری احمد خان ملک سرفہرست ہیں جبکہ نعیم کھوکھر، خورشید تنویر، وہاج علی، علی حسین، محمد اسد، فیضان علی، ماجد خان، آغا سعید، رحیم علی، محمد حمزہ، محمد عمیر اور محبوب چشتی نے بھی دن رات ایک کر دیا۔

معزز اراکین

ویسے تو کے یو جے کی سالانہ کارکردگی میں کوئی بھی بات غیر اہم نہیں ہے لیکن پھر بھی میں نے کوشش کی کہ ابتدا میں اہم ترین باتیں آپ تک پہنچا دوں اب میں روزانہ کی بنیاد پر ہونے والی کارکردگی آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا 29 جنوری 2022 کو کے یو جے کے سالانہ انتخابات میں پروگریسیو پینل کے مسلسل پانچویں مرتبہ کلین سوئپ کے بعد کے یو جے کی مجلس عاملہ کا پہلا اجلاس 2 فروری 2022 کو ہوا جس میں آئندہ الیکشن کیلئے الیکشن کمیٹی قائم کی گئی جبکہ میڈیا ہاؤسز کی مجموعی صورتحال پر غور کیا گیا کے یو جے نے اپنے پہلے ہی اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر جرنلسٹس پروٹیکشن کمیشن قائم کرے۔ اجلاس میں بہترین انداز میں کے یو جے کے انتخابات کا انعقاد کرنے پر الیکشن کمیٹی کے اعزاز میں ایک تقریب ستائش منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا جو 4 فروری کو کراچی پریس کلب میں ہوئی اس تقریب میں الیکشن کمیٹی کے تمام اراکین سمیت ووٹوں کی گنتی کے موقع پر رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرنے والے سول سوسائٹی کے ارکان کا کے یو جے کی جانب سے شکریہ ادا کیا گیا اور انہیں تعریفی اسناد پیش کی گئیں جبکہ سال 2023 کے انتخابات کیلئے الیکشن کمیٹی کا نوٹیفکیشن بھی اسی تقریب میں الیکشن کمیٹی کے سربراہ کرامت علی کے حوالے کیا گیا۔

معزز اراکین

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کراچی یونین آف جرنلسٹس سول سوسائٹی کا ایک حصہ ہے اور اسی سول سوسائٹی کا ایک حصہ طلبہ بھی ہیں 9 فروری کو کراچی

اسٹوڈنٹس الائنس نے تعلیمی اداروں میں 38 سال سے طلبہ یونینز بحال نہ کیے جانے کے خلاف احتجاجی مظاہرے کی کال دی کراچی یونین آف جرنلسٹس نے اس مظاہرے میں شرکت کی اور طلبہ کی آواز میں اپنی آواز ملائی۔ شاید یہ طلبہ تحریک اور اس میں صحافیوں کی آواز شامل ہونے کا ہی نتیجہ تھا کہ اس مظاہرے کے ٹھیک 3 دن بعد 12 فروری کو سندھ اسمبلی نے تعلیمی اداروں میں طلبہ یونین کی بحالی کا بل منظور کرلیا کراچی یونین آف جرنلسٹس نے ایک بیان میں سندھ اسمبلی کے اس اقدام کو سراہا اور طلبہ قیادت کو مبارکباد پیش کی۔

9 فروری کو ہی اسلام آباد ہائیکورٹ نے ایک تاریخی فیصلے میں قرار دیا کہ فوٹو گرافرز اور کیمرہ مین بھی صحافی کی تعریف پر پورا اترتے ہیں پروٹیکشن آف جرنلسٹس اینڈ میڈیا پروفیشنلز بل 2021 میں انہیں بھی جرنلسٹس کی کیٹگری میں رکھا جائے کے یو جے نے ایک بیان میں اس فیصلے کو سراہا اور سندھ حکومت سے بھی مطالبہ کیا گیا کہ فوٹو اور ویڈیو جرنلسٹس کو میڈیا پریکٹیشنرز کی کیٹگری سے نکال کر جرنلسٹس کی کیٹگری میں ڈالا جائے اسلام آباد ہائیکورٹ کے اس فیصلے کے فوراً اس وقت کے وزیر اطلاعات سعید غنی اور وزیراعلی کے ترجمان مرتضی وہاب سے رابطہ بھی کیا گیا اور ان دونوں حکومتی افراد نے اس پر آمادگی ظاہر کی۔

16 فروری کو اسلام آباد سے سینئر صحافی محسن بیگ کو ایف آئی اے نے گھر پر چھاپہ مار کر گرفتار کرلیا جبکہ کراچی میں آئی بی کے دفتر میں اے آر وائی کے اینکر اقرار الحسن کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا ادھر ملک کے مختلف حصوں میں نیوز ون ٹی وی کی نشریات بھی بند کردی گئیں یہ سب کچھ ایک ہی دن میں ہوا۔ کے یو جے نے محسن بیگ کے ماضی کے میڈیا اور کردشمن رویے کے باوجود اسے ایک پر حملہ سب پر حملہ تصور کرتے ہوئے فوری طور پر ان تینوں واقعات پر ردعمل دیا فوری طور پر مذمتی بیان جاری کیا گیا، کراچی پریس کلب میں بینرز آویزاں کیے گئے اور 17 فروری کو کراچی پریس کلب کے باہر احتجاجی مظاہرے کی کال دیدی گئی کے یو جے کی اس کال کو سوشل میڈیا پر شیئر کرنے پر کراچی کی ایک خاتون صحافی فہمیدہ یوسفی کو پی ٹی آئی کی سوشل میڈیا ٹیم کی جانب سے ٹرول کیا گیا کراچی یونین آف جرنلسٹس نے اس پر بھی فوری ردعمل دیا اور ایک بیان میں ایف آئی اے سائبر کرائم سے اس پر کارروائی کا مطالبہ کیا۔

17 فروری کو محسن بیگ کی گرفتاری، نیوز ون کی بندش اور اقرار الحسن کو آئی بی کے دفتر میں تشدد کا نشانہ بنائے جانے کے خلاف کے یو جے کے تحت کراچی پریس کلب کے باہر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں نا صرف صحافیوں بلکہ مزدور تنظیموں اور سول سوسائٹی کے افراد کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

اگلے ہی روز 18 فروری کو سماٹی وی سے وابستہ سینئر صحافی اطہر متین کو نارتھ ناظم آباد میں ڈاکوؤں نے گولی ماردی کے یو جے نے اس پر شدید ردعمل دیا اور سندھ حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ قاتلوں کو فوری گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دے صحافیوں کے احتجاج کے نتیجے میں ہی اطہر متین کے قاتلوں کی فوری گرفتاری کی کوششیں کی گئیں اور ایک ایسی ہی کوشش کے دوران دونوں ڈاکو پولیس سے فائرنگ کے تبادلے میں مارے گئے۔

18 فروری کو ہی ایف آئی اے نے محسن بیگ کے خلاف کراچی میں بھی ایک مقدمہ درج کرلیا کراچی یونین آف جرنلسٹس نے اسکی سخت الفاظ میں مذمت کی ایک بیان میں چیف جسٹس آف پاکستان سے اپیل کی کہ وہ پی ٹی آئی حکومت کی ان انتقامی کارروائیوں کا نوٹس لیں۔

معزز اراکین

پی ٹی آئی کی حکومت پیکا جیسے ڈریکولین قانون کے ذریعے ملک بھر میں صحافیوں کی آواز دبانے کی کوشش کررہی تھی جس پر 28 فروری کو پی ایف یو جے کی جانب سے ملک بھر میں احتجاج کی کال دی گئی کے یو جے کے تحت بھی کراچی پریس کلب کے باہر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں سابق وزیراعظم عمران خان کی سابق اہلیہ ریحام خان بھی شریک ہوئیں اور صحافیوں کی آواز میں آواز ملائی۔ کے یو جے کا اس وقت بھی یہ واضح موقف تھا کہ پیکا صرف صحافیوں کا نہیں بلکہ پوری سوسائٹی کا مسئلہ ہے اور اسی بات کو محسوس کرتے ہوئے 3 مارچ کو پیپلز پارٹی کی جانب سے پیکا ترمیمی آرڈیننس منسوخ کرنے کے لیے قومی اسمبلی میں نوٹس جمع کرایا گیا۔

5 مارچ کو پشاور میں مجلس وحدت المسلمین کی احتجاجی ریلی میں میڈیا نمائندوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا کراچی یونین آف جرنلسٹس نے ایک مذمتی بیان میں ایم ڈبلیو ایم کی قیادت سے مطالبہ کیا کہ وہ ذمے داروں کیخلاف کارروائی کریں۔

معزز اراکین

کراچی یونین آف جرنلسٹس ساتھ ساتھ نوائے وقت کے متاثرین کا مسئلہ حل کرنے کیلیے بھی کام کررہی تھی اس سلسلے میں 12 فروری کو متاثرین نوائے وقت کے ساتھ کراچی پریس کلب میں ایک میٹنگ رکھی گئی اور ان کی بریفنگ کے بعد نوائے وقت کی انتظامیہ سے رابطہ کیا گیا اسی دوران اطلاع ملی کہ نوائے وقت کی انتظامیہ کونسل آف نیوز پیپرز ایڈیٹرز سی پی این ای میں اپنی رکنیت کی بحالی کے لیے کوششیں کررہی ہے جس پر 17 مارچ کو سی پی این ای کے صدر کو خط لکھ کر انہیں تمام صورتحال سے آگاہ کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ نوائے وقت کی سی پی این ای میں بطور رکن بحالی سے قبل نوائے وقت کی انتظامیہ پر زور دیا جائے کہ وہ متاثرین کے تمام واجبات ادا کریں۔

30 مارچ کو خیرپور میں کے ٹی این نیوز کے رپورٹر زاہد جامڑو کو پولیس نے جھوٹے مقدمے میں گرفتار کرلیا کے یو جے نے اس پر شدید ردعمل دیا انہوں نے عرب شکاریوں کے عشائیے میں ایس ایس پی خیرپور ملک ظفر اقبال کی شرکت کی خبر دی تھی جس پر انہیں لاڑکانہ سے خیرپور واپسی پر گرفتار کیا گیا اور ان کی گرفتاری 40

کلومیٹر دور ببرلو کے مقام سے دکھائی گئی کے یو جے نے اس معاملے پر کے ٹی این کے ڈائریکٹر نیوز غلام مصطفی سے بھی رابطہ کیا اور انہیں یقین دلایا کہ کراچی یونین آف جرنلسٹس کاوش گروپ کے ساتھ ہے۔

معززاراکین

ہم نوائے وقت کی انتظامیہ پر اپنا دباو مسلسل بڑھا رہے تھے اور اس کا نتیجہ 31 مارچ کو سامنے آیا بطور جنرل سیکریٹری کے یو جے میں نے نوائے وقت کے ڈائریکٹر فنانس عماد صدیقی سے کئی گھنٹے طویل مذاکرات کیے یہ مذاکرات کا دوسرا دور تھا اس سے پہلے رات گئے مقامی ہوٹل میں بھی مذاکرات کا ایک دور ہوا تھا اس سب کے نتیجے میں 6 مزید افراد اور انتظامیہ کے درمیان سیٹلمنٹ ہوئی اور انتظامیہ نے 6 افراد کو چیکس بھی جاری کر دیے یہ سلسلہ آگے بھی جاری رہا اور یکم جولائی کو محمد اشرف انصاری کو پانچواں چیک جاری ہوا تاہم یہ معاملہ ہنوز حل طلب ہے کیونکہ نوائے وقت کی انتظامیہ وعدے کے مطابق باقی ماندہ چیکس کی ادائیگی نہیں کر رہی ہے۔

عیدالفطر سے قبل 19 اپریل کراچی یونین آف جرنلسٹس نے تمام میڈیا ہاوسز میں اپریل کی تنخواہ عید سے قبل دینے کا مطالبہ کیا کیونکہ عیدالفطر مئی کے ابتدائی دنوں میں پڑ رہی تھی کے یو جے نے اس سلسلے میں وفاقی وزیر اطلاعات مریم اورنگزیب کو بھی خط لکھا کہ وہ اس سلسلے میں میڈیا مالکان کو پابند کریں۔ کے یو جے کی اس کاوش کے نتیجے میں کئی میڈیا ہاوسز میں عید سے قبل تنخواہیں ادا کر دی گئیں۔

18 مئی کو کے یو جے کے سینئر رکن اور روزنامہ امن کے نیوز ایڈیٹر جاوید اقبال ایک ٹریفک حادثے میں جاں بحق ہو گئے کے یو جے کے ایک نمائندہ وفد نے ان کے جنازے میں شرکت کی جہاں یہ پتہ چلا کہ امن کی انتظامیہ نے ان کے واجبات روکے ہوئے ہیں انہیں دو ماہ سے تنخواہ بھی ادا نہیں کی گئی ہے اگلے ہی روز ہم روزنامہ امن کے دفتر پہنچے کے یو جے کے نائب صدر جاوید قریشی میرے ہمراہ تھے ہم نے ایڈیٹر اجمل دہلوی سمیت انتظامیہ کے افراد سے ملاقات کی اور انہیں جاوید اقبال کے واجبات ادا کرنے کے لیے 24 گھنٹے کا ٹائم دیا امن کی انتظامیہ نے اگلے ہی روز جاوید اقبال کے واجبات کا چیک ان کے گھر پہنچا دیا۔

20 مئی کو شہید بینظیر آباد کی پولیس نے شہید صحافی عزیز میمن کے قتل میں ملوث مفرور ملزم مشتاق سہتو کو صحرائی علاقے میں ایک آپریشن کے دوران گرفتار کرلیا کے یو جے نے ایک بیان میں ڈھائی سال بعد اس گرفتاری پر اطمینان کا اظہار کیا عزیز میمن کو 16 فروری 2020 کو نوشہرو فیروز کے نواحی شہر محراب پور میں قتل کیا گیا تھا۔

2 جون کو کراچی یونین آف جرنلسٹس نے ایک بیان میں نیوز ون اور بول نیوز سمیت مختلف میڈیا ہاوسز میں تنخواہوں کی عدم ادائیگی اور کی گئی کٹوتیوں کی واپسی نہ ہونے کے خلاف سخت بیان دیا جس میں واضح طور پر کہا گیا تھا کہ اگر میڈیا مالکان نے پرانی روش اختیار کی تو کے یو جے ماضی کی طرح میڈیا ہاوسز کا گھیراو کرے گی کے یو جے کے جنرل سیکریٹری کی حیثیت سے میں نے نیوز ون کی انتظامیہ سے بھی رابطہ کیا اور انہوں نے معاملہ حل کرنے کی یقین دہانی کرائی جس پر عمل بھی ہوا۔

معززارکان

کراچی یونین آف جرنلسٹس کا اپنا اکاونٹ ضرور خالی ہو لیکن ہم نے پی ایف یو جے کی بھرپور مالی مدد کی گذشتہ مالی سال کے سندھ حکومت کے بجٹ میں پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس کے لیے 50 لاکھ روپے رکھے گئے تھے کراچی یونین آف جرنلسٹس اس سلسلے میں مسلسل سندھ حکومت سے رابطے میں تھی اور 24 مئی 2022 کو کے یو جے کی کاوشوں کے نتیجے میں سندھ حکومت نے پی ایف یو جے کے نام 50 لاکھ روپے کا چیک جاری کیا جو کے یو جے کے جنرل سیکریٹری فہیم صدیقی کی موجودگی میں کے یو جے کے خازن لیاقت علی رانا نے صوبائی وزیر اطلاعات شرجیل میمن سے وصول کیا اور اگلے ہی روز پی ایف یو جے کے اکاونٹ میں جمع کرا دیا گیا

13 جون کو آج نیوز کے سینئر اسائنمنٹ ایڈیٹر نفیس نعیم کو ناظم آباد سے نامعلوم افراد اپنے ہمراہ لے گئے کے یو جے نے فوری طور پر اس واقعے پر ردعمل ظاہر کیا اور حکومتی تبدیلی کے باوجود صحافیوں کے خلاف اس نوعیت کے واقعات کے تسلسل پر تشویش کا اظہار کیا بطور جنرل سیکریٹری کے یو جے میں نے آئی جی سندھ سے رابطہ کیا جبکہ سندھ حکومت کو بھی متنبہ کیا کہ اگر نفیس نعیم کو بازیاب نہیں کرایا جاتا تو کراچی یونین آف جرنلسٹس 14 جون کو بجٹ اجلاس کے موقع پر سندھ اسمبلی میں احتجاج کرے گی رات گئے نفیس نعیم کو چھوڑ دیا گیا اور وہ بحفاظت اپنے گھر پہنچ گئے۔

24 جون کو سوشل میڈیا ایکٹیوسٹ ارسلان خان کو کلفٹن میں واقع ان کی رہائشگاہ سے گرفتار کرلیا گیا کراچی یونین آف جرنلسٹس نے اسے آزادی اظہار رائے کی خلاف ورزی قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ ارسلان خان کو فوری طور پر رہا کیا جائے کراچی یونین آف جرنلسٹس نے اگلے روز ارسلان خان کی گرفتاری کے خلاف کراچی بچاو تحریک کے مظاہرے میں شریک ہونے کا بھی اعلان کیا تاہم رات گئے ارسلان خان کو رہا کر دیا گیا اور وہ بحفاظت اپنے گھر پہنچ گئے۔

معززاراکین

اگست کے پہلے ہفتے میں وقت بدلا اور اے آر وائی نیوز حکومتی عتاب کا شکار ہونا شروع ہو گیا پہلے اس کی نشریات بند کی گئیں اور پھر 10 اگست 2022 کو اے آر وائی کے ہیڈ آف نیوز عماد یوسف کو کلفٹن میں واقع ان کے گھر سے گرفتار کرلیا گیا اس سے پہلے ان کیخلاف ایک دور دراز کے علاقے میمن گوٹھ میں ایک جھوٹا مقدمہ درج کیا جس کے بعد انہیں عدالت میں پیش کرنے کے لیے تاخیری حربے بھی استعمال کیے جانے لگے کراچی یونین آف جرنلسٹس نے اس پر بھرپور ردعمل دیا

اور مطالبہ کیا کہ عماد یوسف کو فوری طور پر عدالت میں پیش کیا جائے کراچی یونین آف جرنلسٹس نے اس موقع پر اے آر وائی کی انتظامیہ کے رابطے پر عماد یوسف کو قانونی معاونت بھی فراہم کی اور کے یو جے کے خازن لیاقت علی رانا نے عماد یوسف کی ملیر کی عدالت میں پیشی کے موقع پر ان کے لیے وکیل کا بندوبست کیا عماد یوسف کی گرفتاری کے خلاف کراچی پریس کلب کے باہر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں کے یو جے کے ارکان کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ بعد میں پریس کلب کے باہر اے آر وائی کے کارکنوں کی جانب سے یومیہ کی بنیادوں احتجاج کیا جس میں تقریبا روزانہ ہی کے یو جے کی قیادت نے شرکت کی۔

15 اگست کو روزنامہ ڈان نے 15 میڈیا ورکرز کو ملازمت سے فارغ کر دیا یہ افراد ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ سے تعلق رکھتے تھے کے یو جے نے اس پر ردعمل دیتے ہوئے ایک مذمتی بیان جاری کیا جس میں ڈان کی انتظامیہ سے تمام افراد کو ملازمت پر بحال کرنے کا مطالبہ کیا گیا یہ معاملہ بعدازاں ہیرالڈ ورکرز یونین نے سنبھال لیا اور کے یو جے نے انہیں یقین دلایا کہ کراچی کی صحافی برادری ان کے ساتھ کھڑی ہے۔

18 اگست کو مقامی صحافی منصور مانی کو کورنگی میں گھر سے دفتر جاتے ہوئے نامعلوم مسلح افراد نے ہراساں کیا کے یو جے نے اس معاملے پر بھی فوری ردعمل دیا وزیر اعلی سندھ سے مطالبہ کیا کہ وہ جرنلسٹس پروٹیکشن ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرنے کا حکم دیں۔

22 اگست کو بول ٹی وی کے اینکر جمیل فاروقی کو اسلام آباد میں درج مقدمے میں کراچی میں دفتر سے گھر واپسی پر گرفتار کرلیا گیا کراچی یونین آف جرنلسٹس نے اس پر ردعمل دیتے ہوئے چیف جسٹس آف پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ صحافیوں کے خلاف تواتر سے ہونے والے واقعات کا نوٹس لیں۔ 24 اکتوبر کو کینیا میں اے آر وائی کے سابق اینکر ارشد شریف کو فائرنگ کرکے قتل کر دیا گیا کے یو جے نے پہلے ہی دن اس واقعے پر شکوک وشبہات کا اظہار کیا اور اس کی مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا کے یو جے کا پہلے دن سے یہ مطالبہ تھا کہ اس بات کی بھی تحقیقات کی جائیں کہ وہ کیا حالات تھے جن کی بنا پر ارشد شریف کو پاکستان چھوڑنا پڑا کے یو جے نے ارشد شریف کے قتل کیخلاف ہونے والے ہر احتجاج میں شرکت کی اور ارشد شریف کے لیے آواز بلند کی 31 اکتوبر کو کے یو جے کے سینئر رکن مختار شاہ کو جوہر آباد پولیس گھر سے اپنے ہمراہ لے گئی کراچی یونین آف جرنلسٹس نے اس معاملے پر شدید ردعمل دیا ایک طرف اس پولیس گردی پر مذمتی بیان جاری کیا تو دوسری طرف پولیس حکام سے فوری رابطے کیے گئے جن کی وجہ سے مختار شاہ کو چند گھنٹوں میں ہی چھوڑ دیا گیا

معزز اراکین

3 نومبر وہ دن ہے جب 2007 میں پاکستان میں میڈیا کی آزادی پر حملہ کیا گیا جنرل پرویز مشرف نے میڈیا پر شب خون مارا اور تمام چینلز کو یک جنبش قلم بند کردیا 3 نومبر 2022 کو کراچی یونین آف جرنلسٹس نے ایک بیان میں کہا کہ نومبر 2007 کی طرح آج بھی پاکستان میں میڈیا کو ایک ان دیکھی سنسر شپ کا سامنا ہے میڈیا ہاوسز پر مختلف طریقوں سے دباو ڈالا جارہا ہے حکمرانوں نے ماضی سے کوئی سبق نہیں سیکھا بیان میں کہا گیا کہ 3 نومبر کو میڈیا کی آزادی پر حملے کے دن کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔

16 نومبر کو سندھ کابینہ نے جرنلسٹس پروٹیکشن کمیشن کے قیام کی منظوری دی جس کا اعلان صوبائی وزیر اطلاعات شرجیل میمن نے ایک پریس کانفرنس میں کیا کے یو جے نے سندھ کابینہ کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا اور اسے صوبے میں صحافیوں کے تحفظ کی راہ میں ایک اہم سنگ میل قرار دیا۔

معزز اراکین

18 نومبر کو پتہ چلا کہ کراچی کی مقامی عدالت نے کے یو جے کے سینئر رکن عمران جونیئر اور اسد طور کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیے ہیں ایسا ایک نجی استغاثے پر کیا گیا تھا کے یو جے نے اس معاملے پر نا صرف شدید ردعمل دیا بلکہ اعلان کیا کہ کے یو جے عمران جونیئر اور اسد طور کو مکمل قانونی معاونت فراہم کرے گی کے یو جے نے جو کہا وہ کرکے دکھایا کے یو جے کے خازن جو کورٹ رپورٹرز ایسوسی ایشن کے صدر بھی ہیں انہوں نے عمران جونیئر کے لیے وکیل کا بندوبست کیا عدالت میں پیشی کے موقع پر بطور جنرل سیکریٹری میں خود بھی عدالت میں موجود تھا عدالت نے عمران جونیئر کی ضمانت کی درخواست منظور کی اور زر ضمانت کے یو جے کی جانب سے جمع کرایا گیا۔

21 نومبر 2022 کو کراچی یونین آف جرنلسٹس کے ایک وفد نے جرنلسٹس پروٹیکشن کمیشن کے سربراہ جسٹس ریٹائرڈ رشید اے رضوی سے ان کے دفتر میں ملاقات کی۔ وفد میں جنرل سیکریٹری کے یو جے، نائب صدر جاوید قریشی، خازن لیاقت رانا اور جوائنٹ سیکریٹری یونس آفریدی شامل تھے ملاقات میں کمیشن کے رولز، چیئرمین کے حوالے کیے گئے اور ان پر تبادلہ خیال کیا گیا اس بات پر اتفاق ہوا کہ کمیشن کے قیام کے مقاصد کو مل کر پورا کیا جائے گا اس موقع پر سندھ حکومت سے یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ وہ فوری طور پر کمیشن کے سیکریٹری کے کے لیے کسی 18 گریڈ کے سرکاری افسر کا تقرر کرے تاکہ کمیشن کا اجلاس بلایا جاسکے۔

23 نومبر کو سینئر صحافی منور عالم کو نامعلوم شخص نے شاہراہ فیصل پر ہراساں کرنے کی کوشش کی پہلے ان کی گاڑی کو پیچھے سے ٹکر ماری گئی اور پھر انہیں روک کر ہراساں کیا گیا نامعلوم شخص نے منور عالم کو اپنی گاڑی میں ڈالنے کی کوشش کی تاہم وہ کامیاب نہیں ہوسکا کے یو جے نے اس معاملے پر فوری طور پر بیان جاری کیا اور

پولیس حکام سے رابطے کرکے فوری قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔

نومبر میں روزنامہ جنگ اور دی نیوز میں تنخواہوں کی ادائیگی میں تاخیر کی گئی جس پر 30 نومبر کو کے یو جے نے ایک سخت بیان جاری کیا جس میں کہا گیا کہ ایک ارب روپے ماہانہ کمانے والے ادارے کا یہ اقدام کسی بھی طرح قابل قبول نہیں ہے اس معاملے پر جنگ کی انتظامیہ سے بھی رابطہ کیا گیا اور انہوں نے یقین دلایا کہ تنخواہ جلد ادا کردی جائے گی بیان کے دو روز بعد ستمبر کی تنخواہ ادا کردی گئی لیکن اب پھر دو ماہ کی تنخواہیں واجب الادا ہو چکی ہیں اسی لیے کے یو جے نے میڈیا ہاوسز میں تنخواہوں سے متعلق تمام معاملات جنرل کونسل میں رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

27 دسمبر کو ڈان نیوز کے سینئر اسائنمنٹ ایڈیٹر شنکر لال کو دفتر سے گھر واپسی پر نامعلوم افراد کی جانب سے ہراساں کیا گیا شنکر لال نے 30 دسمبر کو کراچی یونین آف جرنلسٹس کو اس واقعے سے آگاہ کیا جس پر فوری طور پر نا صرف ردعمل دیا گیا بلکہ ڈان کی انتظامیہ اور پولیس حکام سے رابطہ بھی کیا گیا کے یو جے مذمتی بیان کے ذریعے واقعے کو ریکارڈ پر لے کر آئی اور ڈان کے سی ای او شکیل مسعود سے رابطہ کرکے ادارے کی سطح پر اس واقعے کو سنجیدگی سے لیے جانے کا مطالبہ کیا شنکر لال سے فوری طور پر تحریری درخواست لکھوائی گئی اور ڈی آئی جی ساؤتھ سے رابطہ کرکے اس پر فوری کارروائی کرائی گئی۔

معزز ارکان

کے یو جے کی مجلس عاملہ نے گزرے سال بھی سوشل میڈیا کا بھرپور استعمال کیا کے یو جے کی ویب سائٹ پر پوسٹس کا سلسلہ جاری رکھا کے یو جے کی کوئی سرگرمی ہو یا تنظیم سے متعلق کوئی اطلاع کے یو جے کے ارکان کو ویب سائٹ سے تمام آگاہی بروقت ملتی رہی اور صرف یہی نہیں سوشل میڈیا کے دوسرے پلیٹ فارمز پر بھی کے یو جے کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا جاتا رہا اور مجھے یہ بتاتے ہوئے فخر ہو رہا ہے کہ اس وقت کے یو جے کا ٹوئٹر اکاونٹ فالو کرنے والوں کی تعداد 17 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے جو کوئی معمولی بات نہیں ہے جبکہ فیس بک پر بھی کئی ہزار افراد کے یو جے کے پیج کو فالو کر رہے ہیں۔

کراچی یونین آف جرنلسٹس نے رواں سال بھی تنظیمی اسٹرکچر کو بہتر بنانے پر کام کیا اور فروری سے مارچ تک کئی یونٹس میں یونٹ الیکشن کرائے جس میں روزنامہ جنگ، جیو ٹی وی، دنیا نیوز، بول نیوز، کوہ نور ٹی وی، شہر قائد، سی ون ون زیرو اور روزنامہ ملیر شامل ہیں۔

گزرے سال میں ہمارے کئی ساتھی بھی ہم سے بچھڑ گئے جن میں سینئر صحافی جناب فرہاد زیدی، جناب جاوید اقبال، جناب غلام عباس جلبانی، جناب طلعت اسلم، جناب علی حمزہ خان، کے یو جے کے سینئر رکن اسد ابن حسن کی والدہ اور سینئر صحافی عصمت صابر اور روزنامہ جنگ کے ڈپٹی ایڈیٹر جناب مدثر مرزا شامل ہیں جبکہ کے یو جے کے رکن احسان غزنی کی والدہ، عدنان یحییٰ کی والدہ، علی کبیر کی والدہ، اسلم شاہ کی ہمشیرہ، امتیاز فاران کی ہمشیرہ، آغا مقصود کی والدہ، افضال فاروقی کے والد، طارق معین صدیقی کی بھابھی بھی اس سال اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں کراچی یونین آف جرنلسٹس ان سب کے غم میں برابر کی شریک رہی۔

سب سے آخر میں، میں اپنی مجلس عاملہ کے تمام افراد خاص طور پر صدر شاہد اقبال کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جن کی قیادت میں ہم نے سال بھر میں کئی کامیابیاں سمیٹیں لیکن یہ اس وقت ہی ممکن ہو سکا جب مجھے نائب صدور کے طور پر جناب اعجاز شیخ اور جناب جاوید قریشی، خازن کے طور پر جناب لیاقت رانا، جوائنٹ سیکریٹریز کے طور پر سمیر قریشی اور یونس آفریدی اور ارکان مجلس عاملہ کے طور پر مدثر غفور، محمد قمر خان، شعیب برنی، زاہد فخری، ایم اظہر، سمیرا جا اور عامر شیخ کا ساتھ حاصل رہا۔ ہم سے یقینا کچھ نا کچھ کوتاہیاں بھی ہوئی ہوں گی لیکن اللہ جانتا ہے کہ ہم نے خلوص نیت سے اپنی ذمے داریوں کو ادا کرنے اور اپنی صحافی برادری کی خدمت کرنے کی کوشش کی ہے۔ امید ہے کہ آپ ہماری کوتاہیوں کا نظر انداز کریں گے اور ہمارے کام کو سراہیں گے۔

آپ سب کا بہت شکریہ

والسلام

فہیم صدیقی

جنرل سیکریٹری

کراچی یونین آف جرنلسٹس

Karachi Union of Journalists

KUJ

www.kuj.net.pk

@officialkuj

کراچی یونین آف جرنلسٹس